رن سے اصغر گلا چھڑا کے بیٹھے

فصیح

مرثیہ

ان سے صغرا نے کہا اچھا لیے پھرے
نہ لایا ہوئی تیر کھا کے آئے پھرے
جنازہ آئے تھے جو اٹھوا لیے پھرے
بچے شہید ہوئے وطن کی بنا لیے پھرے
اٹھے سب سے بیٹی بنا کے سعید ہوئے
ایک بی بی کی گود میں شہید ہوئے

سلام

جب لالہ زار بہار ہے زینت نہیں
بیمار سے بیابان جا عزت نہیں
آیا ہے اب سینہ وفا بھی خدمت نہیں
آخری وقت بھی بیعت کی صورت نہیں
زہرا و ہر زہرا و ہر دو مہیا
بسمل [illegible]

سلام

جب اصغر کو لیا جان ہوئے
دو بیبیاں ان کی ان ہوئے
جب صف جنگ میں عیاں ہوئے
ہر دو صف نشان ہوئے
جو جلد گئے عدا بے ان بار ہوئے
مدینہ سے ان بار ہوئے

سلام

نشان ان بر نہیں نقطہ حبہ شرح جسم بین
علی اصغر نقطہ صدر نقطہ لو نقطہ ساہ دار بین
وہ اشرف نقطہ بیس نقطہ صدر بین
وہ دونوں نصیر بین سیاہ شاد بین
دونوں فتنہ بین سنگھا دابین

قی بجا ہے ہائے کیون نہ روئے حسین
جب کہ مر جائین ایسے نور العین
باپ کے دل کو آئے کیونکر چین
صبر و آرام کو تحمل این
آگ سینہ مین مشتعل ہوگی
آہ برق شرار دل ہوگی

زخم تازہ امام کھائے ہوئے
آئے تھے گھر کو سر جھکائے ہوئے
سینے سے لاش تھے لگائے ہوئے
اپنے دامن سے تھے چھپائے ہوئے
دھوپ سے لاش کو بچاتے تھے
پیار میت کو کرتے آتے تھے

کہتے تھے گھر مین اب چلو اصغر
منتظر ہوگی خیمہ مین مادر
مل لو اوس سے وہ دیکھے دم بھر
پھر لے آوینگے تم کو اے دلبر
اور اس خاک مین چھپا دینگے
ننھی سی قبر ایک بنا دینگے

دونون بہنین بھی تکتی ہونگی راہ
ڈھونڈھتی ہونگی پالنے مین نگاہ
کبھی آدر پہ کرتی ہونگی نگاہ
روتی ہونگی بیکلی کرتی ہونگی آہ
چلکے مکھڑا انھین دکھا آؤ
دونون بہنون کو بھی رولا آؤ

٩

دونو پھوپھیاں بھی پیار کرتی ہیں
جان تم پر نثار کرتی ہیں
دیر سے انتظار کرتی ہیں
گریہ بے اختیار کرتی ہیں
دیکھ کر تم کو وہ بھی خوش ہو جائیں
بلکہ مارے خوشی کے غش ہو جائیں

١٠

دیکھ لیں تم کو جا کے بیمار
کیونکر کرتی ہیں وہ نہایت پیار
تپ سے ہیں وہ بہت نحیف و زار
جان کھو دیں لیکن نہ تورے مار
انکو مکھڑا فقط دکھا لینا
حلق کے زخم کو چھپا لینا

١١

پہونچے جب گھر کے در پہ سبط نبی
دیکھا بیٹھا کھڑی ہے صغری
دیکھ کر شہ کو بولی بابا جی
خیر سے آئے میرے بھائی جی
ہمکو دیجے تو آئیں لے لیویں
صدقے ہو دیں بلائیں لے لیویں

١٢

شاہ بولے بلاؤ بانو کو
سامنے جلد لاؤ بانو کو
آئے اصغر سنا دو بانو کو
سوتی ہو تو اٹھا دو بانو کو
آگے سونپا تھا میں اسے دونگا
ہے امانت اسی کو سونپوں گا

۱۳

دوڑی کہہ کر امام کی جائی
کہاں اے اماں آئے ہیں بھائی
دوڑ کر بانو شہ کے پاس آئی
دیکھ کر روئے شاہ گھبرائی
بولی فرماؤ کیا ہوا صاحب
بیٹا اصغر ہے یا ہوا صاحب

۱۴

شاہ بولے کہ گھر آئے ہیں اصغر
تھی امانت وہ لائے ہیں لو بہنا
اے سب آل لو دیکھ لو دم بھر
پھر حوالے کرو ہمیں دلبر
ہم زمیں کے دامن میں جا دیں گے
ابھی آئے ہیں پھر نہ آویں گے

۱۵

انکو بھایا ہے قتل کا میدان
دودھ بن گھر میں تھے یہ حیران
اب نہ ٹھہریں گے یہاں کسی عنوان
چین میدان کا سا گھر میں کہاں
جھولے میں بے قرار رو دیں گے
چین سے اب لحد میں سو دیں گے

۱۶

بانو چلائی کیا کہا سرور
ہو گیا ٹکڑے ٹکڑے میرا جگر
مر گیا لال میرا علی اصغر
شہ نے دامن اٹھایا رو رو کر
خون میں معصوم تر نظر آیا
ہاتھ پر تشنہ لب کا سر نظر آیا

۵

[illegible]

ماں نے ننھا سا بھی پھر ڈھلا دیکھا
بند آنکھیں دہن کھلا دیکھا
خون رخساروں پر ملا دیکھا
مردہ اپنا وہ لاڈلا دیکھا
پاؤں سیدھے دہرے نظر آئے
کف دہن میں بھرے نظر آئے

[illegible]

خاک پر تب بچھاڑیں کھانے لگی
کوکھ کو پیٹ کے بلبلانے لگی
بالوں کو نوچ خاک اڑانے لگی
ایسی پیٹی کہ جان جانے لگی
درد و الم نہ سنبھالے تھے
لاشۂ شہ امام سنبھالے تھے

[illegible]

خوب جب رو چکی اٹھی بیچین
کہا حضرت سے یا امام حسین
لاؤ دو مجھکو میرا نور العین
لاشہ گودی میں لیکے بیٹھی بین
ماں نثار اس غریب صورت پر
جان نثار اس غریب صورت پر

[illegible]

رن میں تم جا کے تیر کھا آئے
گلا نازنین چھدا آئے
خون میں اپنے تم نہا آئے
ننھی سی جان کو گنوا آئے
کیا ہوئی سرخی دونو گالوں کی
کیا ہوئی بو جھنڈولے بالوں کی

۲۱

منہ پر آنسو بہے بین کیون جانی
روئے تھے رن مین مانگ کر پانی
بول اٹھو میرے یوسف ثانی
مین نے بین آج منتین مانی
آنکھ کھولو تو دودھ اتر آوے
ابھی ماں کی مراد بر آوے

۲۲

رن مین کی تو نے جا کے کیا تقصیر
کس نے تیرے گلے پہ مارا تیر
روکے بیٹے جو تیر کو شبیر
کاہے کو مرتا میرا ماہ منیر
شمر نے بازو دکھا دیا اوسکو
آپ رو کر رولا دیا اوسکو

۲۳

اور کہا جبکہ بانو تیر چلا
مین نے بازو پہ اپنے روکا تھا
پھوٹ کر بازو اسکا حلق چھدا
میرا بس نہین قصور ذرا
روئی زینب پکڑکے اسدم بین
ہاے زخمی ہوئے امام حسین

۲۴

لاش لی شہ نے بولی وہ مضطر
قبر مین سونے کو چلے اصغر
شاہ نے کر چلے جو لاش پہ سر
دو دن اصغر کی بہنین ننگے سر
کہتی تھین ہم کو لاش دو بابا
پیار کرلین صغیر کو بابا

۲۵

دونوں بہنوں کو تھا صدمۂ زار زار
ننھی بچی تھیں شاہ کی گلعذار
بین کرتی تھیں بھیا پکار پکار
دوڑی آتی تھیں پیچھے زار و قطار
جاتے تھے شہ جو اُٹھائے ہوئے
لاش کو سینے سے لگائے ہوئے

۲۶

صحن طے کر کے آئے در پہ امام
نکلے خیمے سے جلد اُٹھا کر گام
پیچھے آتی تھیں دو تو وہ ناکام
بہنیں تھیں ہائے اصغر گلفام
پیٹتی آئیں در تلک بہنیں
روئیں در پہ بلک بلک بہنیں

۲۷

پہونچا میدان میں جو مالک صبر
کھینچ کر تیغ کھودی ننھی سی قبر
روئے وہ قبر کھود کر جوں ابر
پھر کیا اپنے دل پہ شاہ نے جبر
کفن اس بچے کو پہنانے لگے
ہاتھ اس وقت تھرتھرانے لگے

۲۸

چھوٹا سا ایک عمامہ پھر باندھا
اور کیا تجہیز با صد ادا
قبر میں رکھا وہ ماہ لقا
ننھی تربت درست کر کے کہا
اے زمیں تجھ میں میرا جانی ہے
بے نشانوں کی یہ نشانی ہے

۳۹

دکھاتا ہے جب ابر سے سورج فلک
اور دکھاتا ہے فضا سے جن و ملک
بن رضا جو ہو دن تیرا آنچ تک
بیٹھی بے سبب کھڑا ہون پلک
جب نہ ہے سبب سبھلا دیا ہیں لے
جا ہے ادا بنا چھپا دیا ہیں لے

۴۰

اب نہیں پڑی گاڑہ میں سرگرداں ہوں
گھڑی بری راہ میں بتلاتا ہوں
آہ بہت ہی ایک کھاتا ہوں
جب کی ایسے کو بخشواتا ہوں
تو خدا سے عقیم ہے یارب
ذو سہارا رحیم ہے یارب

۴۱

بس فقط اب بتا غم قرآن ہے
بیان ہو سالک کر راز نہاں ہے
یہاں ہو مومنوں کا نہ زنداں ہے
لذت دائمی میں سب ان سے
بہشت جب دنیا سے جھوٹے
ظفر عمر دراز بھی سے چھوٹے

تمام شد

سنہ ۱۹۴۲ء مطبع سعیدی بلوچ پورہ لکھنؤ طبع شد